مینگر وو ز

مینگر ووز کے پودے نہایت ماحول دوست ہوتے ہیں یہ دیگر پودوں کے مقابلے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے کی 18 فیصد زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں جس کی وجہ سے یہ خاص طور پر کراچی جیسے شہر کے لیے جہاں پہلے ہی فضائی آلودگی بہت زیادہ ہے نہایت ضروری ہیں۔

تاریخی طور پر پاکستان کے پاس دنیا کے چھٹے بڑے مینگر ووز جنگلات تھے، لیکن مسلسل کٹائی کی وجہ سے پاکستان آٹھویں درجے تک جا پہنچا تھا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ آگاہی اور شجر کاری مہم کی وجہ سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور اس حوالے سے ہماری عالمی رینکنگ میں ایک درجہ بہتری آئی ہے، اور اب ہم ساتویں نمبر پر ہیں۔

مینگر ووز کے جنگلات گندے پانی میں اپنا وجود تو برقرار رکھے ہوئے ہیں مگر انہیں تازہ پانی کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اس سے ان کے بڑھنے کی شرح تیز ہو جاتی ہے۔ ورلڈ وائلڈ لائف کے مطابق تقریباً 415 ملین گیلن صنعتی فضلہ روزانہ سمندر میں پھینکا جا رہا ہے جس سے سمندری ماحول تیزی سے تباہی کی جانب گامزن ہے۔

مینگر ووز کے جنگلات کا دوسرا بڑا افائدہ یہ ہے کہ یہ زمین کے کٹاؤ کو روکتے ہیں اور سمندر کی تیز لہروں کے خلاف ایک قدرتی دیوار کا کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں سال 2000ء تک مینگر ووز کے جنگلات بلڈر اور ٹمبر مافیا کے ہاتھوں سکڑ کر اپنا زیادہ تر حصہ گنوا بیٹھے تھے، مگر سالہا سال کی کوششوں سے، بالخصوص 2004ء کے بحرِ ہند کے سونامی کے بعد ان کوششوں میں تیزی آئی اور اب مینگر ووز کے جنگلات اپنا رقبہ بتدریج کھونے کے بجائے دوبارہ حاصل کر رہے ہیں۔

ان جنگلات کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کی جڑیں چھوٹی مچھلیوں، جھینگوں اور کیکڑوں کے لیے افزائشِ نسل کی نرسریوں کا کام انجام دیتی ہیں، مگر آلودہ پانی کی وجہ سے اب یہ نرسریاں ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ مینگر ووز کی جڑیں زمین کے اندر سے باہر کی جانب نکلی ہوتی ہیں

مقامی آبادی مینگر ووز کی لکڑی کو بطورِ ایندھن بھی استعمال کرتی ہے۔ یہ اس درخت کا انسانوں کے لیے تحفہ تو ہے، مگر یہ عمل بذاتِ خود قابلِ تحسین نہیں کیونکہ مینگر ووز کے جنگلات ویسے ہی کٹائی کے نشانے پر ہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ مقامی آبادی کو متبادل ایندھن فراہم کیا جائے تاکہ وہ اپنی ضروریات کے لیے اس کی لکڑی نہ کاٹتے رہیں۔

ماہرین کے مطابق کسی بھی سونامی یا سمندری طوفان کے نتیجے میں مینگر ووز کے جنگلات ساحلی پٹی کے لیے ڈھال کا کردار ادا کر سکتے ہیں، مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ گھنے ہوں اور ان کی کٹائی پر پابندی عائد ہو۔ سندھ کے محکمہ جنگلات کی جانب سے سب سے بڑی کوشش 2013ء میں کی گئی تھی جب حکومت اور غیر سرکاری اداروں نے مل کر مینگر ووز کے 8 لاکھ سے زائد پودے ایک دن کے اندر لگا کر گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں نام درج کروایا تھا۔ اب اپریل کے ہی مہینے میں حکومتِ سندھ نے اپنا ہی ریکارڈ توڑتے ہوئے 11 لاکھ سے اوپر مینگر ووز کے پودے دوبارہ لگائے ہیں۔

ماہرین کے مطابق پودے لگانے کے ورلڈ ریکارڈ جہاں خوش آئند ہیں، وہیں ساحلی علاقوں کی ماحولیات اور مینگروز کے جنگلات کو بچانے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کرنے کی ضرورت ہے جس میں انڈس ڈیلٹا کو صاف پانی کی دوبارہ فراہمی، بغیر ٹریٹمنٹ سیوریج کے پانی کو سمندر میں پھینکنے پر پابندی، رہائشی اسکیموں کی تعمیر اور دیگر کمرشل ضروریات کے لیے جنگلات کے کٹاؤ کی روک تھام اور عوام میں اس حوالے سے شعور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔